خلافت لائبریری ربوہ

اتوار
28- جنوری 1996ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ الفضل ربوہ
فون ۲۲۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 46-81 نمبر 24 | اتوار 7 رمضان-1416ھ' 28 صلح 1375ہش' 28-جنوری 1996ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چاہئے کہ انسان خدا کی رضا کے حصول کے لئے فنافی اللہ ہو جاوے

خدا سے ڈرنے والے کو تو بڑی بڑی مشکلات ہوتی ہیں انسان پاک صاف تو جب جا کر ہوتا ہے کہ اپنے ارادوں کو اور اپنی باتوں کو بالکل ترک کر کے خدا کے ارادوں کو اسی کی رضا کے حصول کے واسطے فنافی اللہ ہو جاوے۔ خودی اور تکبر اور نخوت سب اس کے اندر سے نکل جاوے اس کی آنکھ ادھر دیکھے جدھر خدا کا حکم ہو۔ اس کے کان ادھر لگیں جدھر اس کے آقا کا فرمان ہو۔ اس کی زبان حق و حکمت کے بیان کرنے کو کھلے۔ اس کے بغیر نہ چلے جب تک اس کے لئے خدا کا اذن نہ ہو۔ اس کا کھانا۔ پہننا۔ سونا پینا مباشرت وغیرہ کرنا سب اس واسطے ہو کہ خدا نے حکم دیا ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

موت کو یہ ہرگز نہیں سمجھنا چاہئے کہ مر کر انسان بالکل گم ہو جاتا ہے نہیں بلکہ اس کی مثال ایسی ہے جیسے ایک کوٹھڑی سے نکل کر انسان دوسری کوٹھڑی میں چلا جاتا ہے۔ اس کی حقیقت کسی قدر خواب سے سمجھ میں آسکتی ہے کیونکہ خواب بھی گویا ہمشیرۂ موت ہے۔ خواب میں بھی ایک قسم کا قبض روح ہی ہوتا ہے۔ دوسروں کے خیال میں جو سونے والے کے پاس بیٹھے ہیں وہ بالکل بے خبری اور محویت کے عالم میں ہیں۔ لیکن خواب دیکھنے والا معاً دوسرے عالم میں ہوتا ہے۔ اور وہ سیاحت کر رہا ہوتا ہے۔ اب بظاہر اس کے حواس اور قویٰ سب معطل ہوتے ہیں۔ لیکن سونے والا اور خواب دیکھنے والا خوب جانتا ہے کہ اس کے حواس اور قویٰ سب کام میں لگے ہوئے ہیں۔ اسی طرح پر مرنے والا موت کے بعد اپنے آپ کو معاً دوسرے عالم میں دیکھتا ہے۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 393)

ولادت

○ اللہ تعالیٰ نے مکرم سید مبشر احمد ایاز صاحب مدیر "خالد" واستاذ جامعہ احمدیہ ربوہ کو دوسرے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضرت صاحب نے نومولود کا نام سید دانیال احمد عنایت فرمایا ہے۔ نومولود مکرم حبیب احمد خان صاحب مینیجر نیشنل بینک آف پاکستان کا نواسہ اور حضرت سید قاضی حبیب اللہ صاحب آف شاہدرہ رفیق حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کا پڑنواسہ ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں زچہ وبچہ کی صحت درازی عمر اور خادم دین ہونے کی درخواست دعا ہے۔

درخواست دعا

○ مکرم عبدالحمید خلیق صاحب کارکن دارالضیافت ربوہ کی بائیں آنکھ کا سفید موتیا کا اپریشن ملٹری ہسپتال راولپنڈی میں متوقع ہے۔ موصوف کی صحت کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم نسیم احمد خالد صاحب حال جرمنی کو ہائی بلڈ پریشر ہونے کی وجہ سے گردوں پر اثر ہوا ہے اور گذشتہ ایک ہفتہ سے ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی کامل شفایابی اور مکمل صحت و تندرستی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ تمام احباب جماعت کو صحت و تندرستی سے رکھے اور ان کی تمام جائز ضروریات پوری فرماتا رہے۔

اپنے لئے اور اپنے عزیز و اقارب کے لئے دعا کے اعلانات الفضل کو ضرور ارسال کرتے رہیں۔ اپنی کامیابیوں سے بھی احباب جماعت کو الفضل کے ذریعہ آگاہ کرتے رہیں۔

(ادارہ)

مشورے نیکی اور تقویٰ کے مطابق دیئے جائیں

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

اب جو مجلس شوریٰ کا نظام ہے یہ خدا کے فضل سے کافی پھیل گیا ہے اور مستحکم ہو گیا ہے۔ ابتداء میں ان جلسوں میں غلطیاں بھی ہوتی تھیں اور ایسی جگہ مثلاً جرمنی ہے جہاں کثرت سے پاکستان سے مختلف علاقوں سے بھی احمدی آکے آباد ہوئے ہوئے ہیں' خیال یہ تھا کہ ان کو شوریٰ کا تجربہ ہو گا اس لئے وہ وہاں غلطیاں نہیں کریں گے۔ مگر (سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں کہ) وقت پر یہ بات سامنے آگئی کہ اکثر وہ لوگ شوریٰ میں شامل ہوئے جن کو پاکستان میں بھی شوریٰ میں کبھی جانے کا اتفاق ہی نہیں ہوتا تھا۔ اس لئے محض یہ ظن کہ پاکستان سے آئے ہیں وہ اپنے جرمن بھائیوں کی بھی تربیت کریں گے یہ سچا ثابت نہ ہوا' سابقہ بات میں کر رہا ہوں۔ اور ان کے مقابل پر جو جرمن احمدی تھے انہوں نے بہت بہتر نمونے دکھائے۔ اس لئے کچھ مجھے بعض دفعہ ناراض بھی ہونا پڑا۔ بعضوں کو بعض عہدوں سے فارغ کرنا پڑا' اور اب میں سمجھتا ہوں کہ اللہ کے فضل سے ان کی مجلس شوریٰ کا نظام بلوغت کو پہنچ گیا ہے اس میں پختگی پیدا ہو گئی ہے' مشورے نیک اور تقویٰ کے مطابق دیتے ہیں' کوئی یہ احساس نہیں کہ فلاں میرے دوست نے یہ بات کی ہے اس لئے اس کی تائید کی جائے اور یہی وہ تقویٰ ہے جو دراصل جماعت کی زندگی کا ضامن ہے' جماعت کی روح اس تقویٰ میں ہے۔

اگر شوریٰ کے نظام کو ہم بڑی احتیاط کے ساتھ جاری کر دیں' اس میں جتنے بھی تقویٰ سے ہٹے ہوئے رجحانات داخل ہونے کا امکان ہے ان رجحانات کے رستے بند کر دیں تو اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ جماعت بہت تیزی سے ترقی کرے گی اور جب میں کہتا ہوں کہ رجحانات ہیں تو یہ رجحانات ہر انسان کی ذات میں دبے ہوئے ہیں اور جب تک انسان کی ذات متقی نہ ہو اس وقت تک مجلس شوریٰ میں جا کر ایسا انسان اس کے اندر تقویٰ کے معیار کو قائم نہیں رکھ سکتا۔ جہاں بھی اختلاف رائے ہو' جہاں اس بات کا امکان ہو کہ کسی شخص کے سپرد کوئی ذمہ داری کی جائے گی' جہاں مختلف مالی امور کے خرچ کے مسائل جمع ہوں وہاں انسان کے ساتھ جو بشری تقاضے لگے ہوئے ہیں وہ ضرور کوئی نہ کوئی رخنہ پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں اس لئے احتیاط کی ضرورت ہے ہر انسان کو اپنا نگران خود ہونا پڑے گا۔ مگر جہاں تک نظام جماعت کے نگران ہونے کا تعلق ہے خدا کے فضل سے وہ تقاضے ہم بہت حد تک پورے کر چکے ہیں اور پورے کرتے رہیں گے۔ جو میں نے پہلی بات کہی تھی کہ اب بلوغت کو پہنچ گیا ہے نظام' یہ اس پہلو سے کہی تھی۔

(از خطبہ 28- اپریل 1995ء)

انسان کا خدا تعالیٰ سے تعلق ہو جانا حقیقی بھلائی کا حاصل کر لینا ہے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

پبلشر : آغا سیف اللہ - پرنٹر : قاضی منیر احمد
مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت : دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت 2 روپے 50 پیسے

28- صلح 1375 ھش 28 - جنوری 1996ء

اولاد کا فرض

والدین اپنی اولاد کی تربیت کی طرف توجہ دیتے ہیں تو ان کے مد نظر مختلف باتیں ہوتی ہیں۔ مثلاً بعض والدین خاص طور پر تعلیم کی طرف توجہ دیتے ہیں کہ ان کا بچہ لکھ پڑھ جائے اور بڑا افسر بن جائے یا کم از کم یہ تو ہو کہ اپنی روزی کمانے کے قابل ہو جائے۔ بعض لوگ جنہیں تجارت میں دلچسپی ہے وہ اپنے بچوں کو تجارت کے متعلق تربیت دینا پسند کرتے ہیں۔ غرضیکہ والدین اپنے بچوں کی تربیت اس رنگ میں کرنا چاہتے ہیں کہ وہ بڑے ہو کر اپنے پاؤں پر کھڑا ہو سکیں۔ اپنے لئے روزی کما سکیں۔ اور انہیں عزت کا مقام حاصل ہو۔ اولاد کو بھی اس بات کی طرف توجہ ہونی چاہئے کہ اس کا کیا فرض ہے۔ اسے کیسا بننا چاہئے اور وہ اپنے اس فرض کو بہتر طریق پر نبھانے کے لئے کیا کر سکتی ہے۔ اس سلسلے میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) کا ایک مختصر سا ارشاد پیش خدمت ہے۔ جو اولاد کو ہمیشہ سامنے رکھنا چاہئے اور اس کے مطابق اپنی زندگی کو ڈھالنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

حضرت صاحب فرماتے ہیں:۔

"اگر صالح ہو (یعنی اولاد) تو انسان کو دنیا میں کچھ فائدہ دے سکتی ہے۔ اور پھر مستجاب الدعوات ہو تو عاقبت میں بھی فائدہ دے سکتی ہے۔"

گویا کہ اس ارشاد میں یہی بتایا گیا ہے کہ والدین کو کچھ نہ کچھ فائدہ پہنچانے کے لئے اولاد کو چاہئے کہ وہ صالح بنے۔ آخر والدین اولاد کے لیے اتنا کچھ کرتے ہیں تو جب اولاد ان کے لئے کچھ کرنے کے قابل ہو تو وہ کیوں نہ کرے۔ اور ایسا کر وہ اسی صورت میں سکتی ہے کہ صالح ہو۔ صالح اولاد اپنے والدین کا خیال رکھتی ہے اور ان کے لئے اس سے جو کچھ ہو سکتا ہے وہ کرنے کی کوشش کرتی ہے لیکن یہ تو صرف اسی دنیا کی بات ہے۔ دوسری دنیا بھی ہے اور اس کے لئے بھی اولاد اپنے والدین کے کام آسکتی ہے۔ وہ اس طرح کہ وہ مستجاب الدعوات بننے کی کوشش کرے۔ اگر اولاد مستجاب الدعوات ہو تو والدین کو آخرت میں بھی فائدہ پہنچا سکتی ہے۔ جیسا کہ ہمیں بتایا گیا ہے کہ جب انسان اس دنیا سے چلا جاتا ہے تو اس کے اپنے اعمال تو ختم ہو جاتے ہیں لیکن جو باتیں باقی رہ جاتی ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ اس کی اولاد اس کے لئے دعائیں کرے۔ اور اس کی دعائیں مقبول اسی صورت میں ہوں گی کہ وہ مستجاب الدعوات ہو۔ پس یہ دو باتیں اولاد کو ہمیشہ سامنے رکھنی چاہئیں۔ والدین کو دنیا میں فائدہ پہنچانے کی غرض سے اسے صالح بننا چاہئے اور عاقبت میں فائدہ پہنچانے کے لئے مستجاب الدعوات ہونا چاہیے۔ مستجاب الدعوات ہونے کے لئے یہ بات نہایت ضروری ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کے احکام پر چلے۔ ان کی پوری طرح پیروی کرے۔ یعنی وہ خدا کی مانے اور خدا اس کی مانے۔ مستجاب الدعوات ہونے کا یہی مطلب ہے نا۔ کہ خدا اس کی دعائیں سنے اور خدا اسی صورت میں سنتا ہے کہ بندے اپنے آپ کو اس کے احکام کے مطابق بنانے کی کوشش کریں یعنی وہ خدا کی مانیں اور خدا ان کی مانے۔ پس جہاں والدین اپنی اولاد کی ہر طرح تربیت کرتے ہیں۔ وہاں اولاد کا بھی فرض ہے کہ صالح بن کر اس دنیا میں فائدہ پہنچائے۔ اور مستجاب الدعوات ہو کر اگلی دنیا میں۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق عطا کرے۔

اطلاعات و اعلانات

نکاح و تقریب شادی

○ مکرم مظفر احمد صاحب چانڈیو ابن مکرم شاہ علی صاحب چانڈیو لاڑکانہ کے نکاح کا اعلان مکرمہ سمیرہ رفیق صاحبہ بنت ڈاکٹر رفیق احمد صاحب کے ساتھ پچاس ہزار روپے حق مہر پر مکرم اقبال احمد صاحب منیر مربی ضلع لاڑکانہ نے 4- جنوری 96ء کو کیا۔ اسی روز ڈگری ضلع میرپور خاص میں تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ اور 6- جنوری کو مکرم شاہ علی صاحب چانڈیو نے لاڑکانہ میں دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا۔ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے مبارک فرمائے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم نور محمد صاحب پیرانہ ضلع اٹک 12-1-96 بروز جمعہ المبارک بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ موصوف احمدیت کے شیدائی تھے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان کے درجات بلند فرمائے۔

ضروری اعلان

○ قواعد وصیت کا قاعدہ نمبر ۵۲ تبدیل ہو گیا ہے۔ تبدیل شدہ قاعدہ کے مطابق ایسے موصی صاحبان / موصیات جو اپنی جائیداد کا حصہ جائیداد ادا کر کے سرٹیفکیٹ لے چکے ہیں ان کو بھی اپنی جائیداد کی آمد سے حصہ آمد بشرح ۱/۱۶ ادا کرنا لازمی ہوگا۔ (آمد از کرایہ مکان دوکان زرعی زمین وغیرہ) ترمیم شدہ قاعدہ نمبر ۵۲ یہ ہے۔

"جس جائیداد کا حصہ جائیداد سو فیصدی ادا کر دیا گیا ہو اس پر حصہ آمد بشرح چندہ عام کی ادائیگی لازمی رہے گی"۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

مطالبات تحریک جدید

○ ان مطالبات کا خلاصہ چار باتیں ہیں۔

اول جماعت کے افراد میں عملی زندگی پیدا کرنا خصوصاً نوجوانوں کے اندر بیداری اور عملی جوش پیدا کرنا۔

دوسرے جماعتی کاموں کی بنیاد بجائے مالی بوجھ کے ذاتی قربانیوں پر زیادہ رکھنا۔

تیسرے جماعت میں ایک فنڈ تحریک جدید کا قائم کر دینا جس کے نتیجے میں (دعوت الی اللہ) کے کام میں مالی پریشانیاں روک پیدا نہ کریں۔

چوتھے جماعت کو (دعوت الی اللہ) کے کاموں کی طرف پہلے سے زیادہ توجہ دلانا۔ (کتاب مطالبات ص ۳) (وکیل المال اول تحریک جدید)

کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ دارالضیافت حضرت صاحب کے منصوبہ

"کفالت یکصد یتامیٰ کے بارے میں ضروری اعلانات

(1) **امانت یکصد یتامیٰ** جو دوست یتامیٰ کی خبرگیری اور کفالت کے خواہشمند ہوں وہ ایک یتیم کی کفالت کے جملہ اخراجات ادا کر کے اس بابرکت تحریک میں شامل ہو سکتے ہیں۔ مستحق یتیم بچوں پر عمر اور تعلیم کی ضروریات کے لحاظ سے چار صد روپیہ سے ایک ہزار روپیہ تک ماہوار خرچ کا اندازہ ہے۔ آپ اپنی خواہش اور مالی وسعت کے لحاظ سے جو رقم بھی باقاعدہ ماہوار مقرر کرنا چاہیں کمیٹی کو اس کی اطلاع کر دیں۔ اس غرض کے لئے اپنی رقوم امانت "کفالت یکصد یتامیٰ" خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں براہ راست یا مقامی انتظام جماعت کی وساطت سے جمع کروانا شروع کر دیں۔

نیز احباب کی آگاہی کے لئے یہ بھی اعلان کیا جاتا ہے کہ حضرت صاحب نے ایسے احباب کو بھی ادائیگی کی اجازت عطا فرمائی ہے جو گاہے گاہے کوئی رقم مقرر کیے بغیر کچھ نہ کچھ اس مد "کفالت یکصد یتامیٰ" میں مقامی انتظام جماعت کے ذریعہ حسب منشاء جمع کرانا چاہتے ہیں۔

(2) **مستحق یتامیٰ یا ان کے ورثاء توجہ فرماویں** حضرت صاحب کے ارشاد کے ماتحت امانت "کفالت یکصد یتامیٰ" سے ایسے مستحق یتامی کو وظائف دینے کا انتظام ہے جو اپنی پرورش، تعلیم اور مستقبل کی اٹھان کے لئے سلسلہ کی طرف سے مدد لینے کے خواہاں ہوں۔ ایسے بچوں کی والدہ یا ورثاء یتامیٰ کمیٹی کو اطلاع دیں تا ان کے لئے وظائف کا انتظام کیا جا سکے۔

امراء اضلاع و مربیان کرام کی خدمت میں بھی گزارش ہے کہ جماعت میں سے ایسے گھرانوں کی نشان دہی کر کے یتامیٰ کمیٹی کا ہاتھ بٹائیں تا ان کی مدد کا مستقل انتظام کیا جا سکے۔

(سیکرٹری کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ دارالضیافت، ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فارسی منظوم کلام

دل بہ بندد جہاں بدارِ فنا
لب کشاید بمدحتِ دُنیا

اہل جہاں دنیائے فانی سے دل لگالیں اور اس کی تعریفیں کرنے لگیں

جیفۂ را کنند مدح و ثنا
واز خداوندِ جوُد استغنا

ایک سڑی ہوئی لاش کی تومدح وثنا کریں مگر خدائے کریم کی طرف سے لاپروائی برتیں

عاشقِ زر شوند و دولت و جاہ
سرد گردد محبّتِ آں شاہ

مال ودولت اور عزت وجاہ کے عاشق بن جائیں اور اس بادشاہ کی محبت ٹھنڈی پڑ جائے

شوکت و شانِ ایں سرائے زوال
خوش نماید بدیدۂِ جُہّال

اس سرائے فانی کی شان وشوکت بیوقوفوں کی نظر میں اچھی لگنے لگے

بر زبانہا شود مقامِ خدا
اندروں پُر شود زِ حرص و ہوا

صرف زبانوں پر خدا کا ذکر رہ جائے۔ اور ان کا اندرونہ حرص وہوا سے بھر جائے۔

اندریں روز ہائے چوں شبِ تار
دست گیرد عنایتِ داوار

ایسے دنوں میں جو اندھیری رات کی طرح ہوتے ہیں خدائے عادل کی مہربانی لوگوں کا ہاتھ پکڑتی ہے۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں کہ لوگ عام طور پر دنیا سے دل لگالیتے ہیں حالانکہ وہ جانتے ہیں کہ یہ دنیا فانی ہے اور وہ یہاں زیادہ دیر تک نہیں رہ سکتے۔ وہ اس کی تعریفیں کرتے ہیں گویا کہ اسی کی چیزیں اچھی ہیں۔ یہیں انہوں نے رہنا ہے اور ہمیشہ رہنا ہے۔ ایسا کرنا بالکل ایسی ہی بات ہے کہ گویا وہ ایک سڑی ہوئی لاش کی تعریف کر رہے ہیں۔ سڑی ہوئی لاش میں نہ جان ہے نہ حرکت۔ اور اس کی اصل رنگت بھی بدل چکی ہے۔ لیکن یہ لوگ اس کی تعریف کرتے ہیں اور اس کے مقابل پر جو ہمیشہ رہنے والی ذات ہے اور جو ہمیشہ ساری دنیا کو سہارا دیتی ہے قائم رکھتی ہے جو اس ساری دنیا کی بلکہ ہر مخلوق کی خالق ہے چاہے وہ مخلوق کہیں ہو۔ ہماری زمین پر ہو یا کسی اور جگہ پر اس کی پرواہ نہیں کرتے۔ یہ ان کی دنیاداری کی بہت کھلم کھلا علامت ہے۔ انہیں اس دنیا کی چیزوں کی طرف بھاگنے کا شوق ہو جاتا ہے وہ مال ودولت اکٹھی کرتے ہیں اور اپنے آپ کو موزوں بنانے کے لئے ہر قسم کی کوشش میں لگ جاتے ہیں اور جب وہ ایسا کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ جو ان کا حقیقی بادشاہ ہے اس کی محبت ٹھنڈی پڑ جاتی ہے۔ بجائے اس کے کہ وہ اپنی ساری محبت کو خدا تعالیٰ کے لئے استعمال کریں وہ جب اس محبت کو دنیا داری کے لئے استعمال کرتے ہیں تو خدا تعالیٰ سے ان کی محبت ختم ہونی شروع ہو جاتی ہے اور حضرت صاحب فرماتے ہیں جو لوگ ایسا کرتے ہیں انہیں بیوقوف ہی کہا جا سکتا ہے۔ کیونکہ دنیا فانی ہے دنیا کی چیزیں فانی ہیں۔ انسان خود فانی ہے۔ اس نے یہاں سے چلے جانا ہے اور ان پر وہ اپنی ساری کوشش صرف کرتا ہے کہ خدا تعالیٰ کو بھول جاتا ہے۔ ایسا بھی ممکن ہے کہ لوگ ایسا کرتے ہوئے خدا کا ذکر بھی کریں لیکن چونکہ خدا تعالیٰ سے ان کی محبت ٹھنڈی پڑ جاتی ہے اس لئے وہ ذکر بھی بامعنی نہیں ہوتا۔ ان کا اندرونہ تو لالچ سے بھرا ہوا ہوتا ہے اور زبان پر وہ خدا کا ذکر کرتے ہیں۔ جب ایسی کیفیت ہو جاتی ہے۔ جب لوگوں کے دل اندھیروں میں ڈوبنے لگتے ہیں تو اللہ تعالیٰ مہربانی فرماتا ہے اور ان کا ہاتھ پکڑ لیتا ہے۔ اور اگر وہ ان کا ہاتھ نہ پکڑے تو وہ بالکل تباہ ہو جائیں۔ ان کی روحانی زندگی کے پیدا کرنے اور اس کے قیام اور اس کے استحکام کے لئے خدا تعالیٰ خود آگے بڑھتا ہے اور ان کا ہاتھ پکڑ لیتا ہے اور ان اندھیروں کو کسی شخص کے ذریعے جو انہی کی طرف بھیجا جاتا ہے دور کر دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس بات کی توفیق دے کہ ہماری محبت خدا تعالیٰ سے قائم رہے اور بڑھتی رہے اگرچہ دنیا کی تمام چیزیں جو ہمارے لئے مسخر کی گئی ہیں ان سے بھی ہم فائدہ اٹھائیں لیکن حقیقت میں ہماری محبت خدا تعالیٰ کے لئے ہی ہو۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع

افکارِ عالیہ

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نصیحت کے سلسلے میں اپنے خطبہ میں فرماتے ہیں:۔

مہربانی فرما کر اپنے اندر نصیحت کے پنپنے کے لئے ماحول تیار کریں۔ ہر اچھی بات کے نتیجہ میں جھک کر بات کریں۔ شکریہ ادا کریں اور یہ نہ دیکھیں کہ وہ شخص کون ہے اور کیسے بات کر رہا ہے۔ اور ہر نصیحت کرنے والے کا فرض ہے کہ نصیحت کے وقت طعن اور تشنیع سے کلیتہً پاک ہو۔ اور ایسی بات کرے کہ جس میں اس کی ذات کے تکبر، انا کا شائبہ تک نہ ہو۔ جھک کر بات کرے۔ پیار سے بات کرے ادب سے گفتگو کرے۔ اور کوشش کرے کہ (کلام الہٰی) نے جن خوش نصیبوں کا ذکر فرمایا ہے وہ بھی انہی میں داخل ہو جائے اور خدا تعالیٰ کا یہ وعدہ اس کے حق میں پورا ہو کہ وہ کامیاب ہونے والا ہے۔

پس جماعت کو کامیابی کے لئے ان تمام نصائح پر عمل کرنا ہے جو (کلام الہٰی) نے کامیابی کے لئے شرط قرار دی ہیں۔ آج کل خصوصیت سے اس لئے اس کی ضرورت ہے کہ جماعت جرمنی خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت تیزی کے ساتھ نشوونما پا رہی ہے۔ اور بڑی کثرت سے غیر قومیں جماعت میں داخل ہو رہی ہیں۔ ان کو نصیحت کرنا ہے۔ ان کو نیک کاموں کی طرف بلانا ہے۔ ان کو پیار اور محبت کے ساتھ (دینی) آداب سکھانے ہیں۔ پس نصیحت کے انداز اگر آپ نے نہیں سیکھیں گے۔ پھر آپ نصیحت کا حق ادا کرنے کے اہل نہیں ہیں۔ اور جیسا کہ میں نے ہتھیاروں کی مثال دی تھی۔ جب تک اپنے گھر میں اپنے ماحول میں ان ہتھیاروں کو استعمال کرنا نہ سیکھیں گے اس وقت تک عادتاً آپ میں نصیحت کرنے کا ملکہ پیدا نہیں ہو سکتا۔

آنحضرت ﷺ اپنے قرب وجوار میں ہی نہیں اپنے گھر میں نصیحت کا آغاز فرماتے تھے۔ اپنی ازواج مطہرات سے نصیحت کا آغاز فرماتے تھے۔ اپنے بچوں سے نصیحت کا آغاز فرماتے تھے۔ اپنے اقربا سے نصیحت کا آغاز فرماتے تھے۔ اور اس طرح آپ کی فطرت ثانیہ نصیحت کرنا تھا۔ اور وہ نصیحت جو زندہ ہوتی تھی وہ گہرا اثر کرتی تھی۔

جماعت جرمنی میں خصوصیت سے اس لئے بھی ضرورت ہے کہ بہت سے احباب اور خواتین اور بچے مختلف ملکوں سے یہاں آئے ہیں۔ جن کا وہاں اخلاقی معیار بہت بلند نہیں تھا۔ جن کا روزمرہ گفتگو کا سلیقہ بھی کرخت تھا اور ان کی گفتگو میں ملائمت نہیں پائی جاتی تھی۔ یہ ان کے معاشرے کا حصہ تھا۔ یہاں آنے کے بعد یہی عادتیں اگر ان کے اندر جاری رہیں تو وہ نقصان پہنچانے والی ہیں۔ ان کے لئے بھی نقصان کا موجب ہیں اور جماعت کے لئے بھی نقصان کا موجب ہیں۔ آنے والے آپ کی طرف توقعات کی نگاہوں سے دیکھ رہے ہیں ایسی توقعات جو بہت بلند ہیں۔ پس آپ اپنے اندر اپنے ماحول میں اپنے گھر میں نصیحت کو رواج دیں۔ اس کثرت کے ساتھ نیک باتوں کی طرف بلائیں۔ اس کثرت کے ساتھ بری باتوں سے روکیں کہ آپ کا اپنا معاشرہ پہلے سے بڑھ کر بااخلاق اور باادب ہونا شروع ہو جائے۔ باادب جو میں نے کہا ہے اس لفظ ادب میں محض اردو کا مضمون داخل نہیں بلکہ عربی لفظ ادب کا مضمون میرے ذہن میں ہے۔ آنحضرت ﷺ کی وہ احادیث جن میں اعلیٰ اخلاق سکھائے گئے ہیں۔ اور محض اخلاق سے تعلق رکھنے والی احادیث ہیں۔ انکو ایسی کتابوں کو جن میں وہ احادیث ہوں باب الادب کہا جاتا ہے اور ادب سے مراد روزمرہ زندگی کا طریقہ ہے اور خوش اسلوبی کے ساتھ زندگی گزارنا اور خوش اسلوبی کے ساتھ ایک دوسرے سے معاملہ کرنا یہ سارا لفظ ادب کے اندر داخل ہے۔ پس جماعت جرمنی میں ادب کے معیار کو بہت بلند کرنے کی ضرورت ہے۔ چند دن پہلے جب میں نے انگلستان میں ہی تھا کسی صاحب نے مجھے جماعت جرمنی کی اسی کمزوری کا طعنہ دیا اور کہا کہ آپ تو باتیں کرتے ہیں بڑی اچھی ہے۔ بڑی مخلص جماعت۔ فدائی ہے۔ خدمت دین میں ہر معاملہ میں قدم آگے بڑھانے والی ہے۔ مگر میرے علم کے مطابق تو ان میں بہت سی اخلاق سے گری ہوئی باتیں ہیں۔ ان کے گھروں میں بھی کوئی ادب کا سلیقہ نہیں ہے اور اپنے ماحول کے لئے کوئی اچھا نمونہ پیش نہیں کرتی۔ میں نے صبر کے ساتھ اس طعن کو برداشت کیا۔ اور دعائیں کیں۔ کہ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے کہ میں جماعت جرمنی کو یہ باتیں سمجھاؤں کہ ان کی روزمرہ کی کمزوریاں بعض لوگوں کے لئے طعن و تشنیع کا سامان مہیا کرتی ہیں۔ اگر یہ بات درست ہے جیسا کہ بیان کی گئی تو پھر میں نے ضروری سمجھا کہ جماعت کو توجہ دلاؤں کہ میری نظر میں آپ کا جو بھی مرتبہ اور مقام ہو گا میں امید رکھتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ خدا کی نظر میں بھی آپ کا وہی مرتبہ اور مقام ہو۔ مگر یہ باتیں یہ کمزوریاں میری نظر سے پوشیدہ ہوں اور آپ کو بری نظر سے دیکھنے والے کی آنکھ میں نمایاں ہوں۔ ہم دعا کریں کہ اللہ کرے کہ وہ باتیں آپ کے اندر سے اس طرح غائب ہو جائیں جیسے کبھی ان کا کوئی وجود ہی آپ میں نہ تھا۔ اور آپ کا ظاہر وباطن

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"مصباح" کا آغاز

مصباح ربوہ جو احمدی مستورات کا واحد آرگن ہے اس کے متعلق مدیرہ صاحبہ نے صدر لجنہ پاکستان سے درخواست کر کے ایک مضمون لکھوایا۔ مضمون کا عنوان ہے مصباح کا مبارک آغاز اور یہ جنوری 1996ء کے شمارہ میں شائع ہوا ہے۔ اس مضمون کا متن پیش خدمت ہے۔

"مدیرہ صاحبہ نے خواہش کی کہ میں رسالہ مصباح کے بارے میں کچھ لکھوں۔ جب میں مصباح جاری ہونے کا سوچنے لگی تو بعض ہستیوں کی شکلیں آنکھوں کے سامنے پھرنے لگیں جنہوں نے اس بات کی بہت کوشش کی کہ عورتوں کے لئے الگ رسالہ جاری ہو۔ جس کے ذریعہ ان کی تربیت ہو ان میں صف اول میں سیدہ ام داؤد تھیں اور پھر استانی سکینت النساء اہلیہ قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل ممتاز حیثیت رکھتی ہیں ان کے علاوہ اور بہنیں بھی وقتاً فوقتاً "احمدی خاتون" اور "تہذیب النسا" میں اس سلسلے میں لکھتی رہی ہیں۔ "احمدی خاتون" مستورات کے لئے ایک رسالہ عرفانی صاحب نے جاری کیا تھا جس کا نام بعد میں حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے "تہذیب النساء" رکھ دیا۔ کچھ عرصہ بعد وہ بھی بند ہو گیا تو الفضل کے صفحات پر احمدی خواتین کے مضمون نظر آنے لگے ان میں لجنہ اماء اللہ کے لئے ایک رسالہ کی ضرورت کے سلسلے میں اظہار کیا جاتا رہا۔ ایڈیٹر صاحب الفضل نے اعلان فرمایا کہ ایک صفحہ عورتوں کے مضامین کے لئے مخصوص کر دیا جائے۔ ایڈیٹر صاحب کے اس اعلان کے بعد الفضل کے صفحات پر نظر ڈالیں تو ہر پرچہ میں کسی نہ کسی خاتون کا مضمون نظر آتا ہے جس میں کوئی نہ کوئی تجویز عورتوں کی ترقی کی ہوتی تھی

احمدی بہنوں کو جو کچھ عرصہ سے ایک زنانہ اخبار کی ضرورت محسوس کر رہی تھیں اور اپنے خیالات کا اظہار بھی کر رہی تھیں۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے ایسے اخبار کی منظوری دے دی۔ رسالہ مصباح جاری ہونے کے کچھ قبل محترمہ استانی سکینت النساء صاحبہ نے مستورات کے بھرپور تعاون اور امداد کے لئے بایں الفاظ اپیل کی۔

"اے احمدی جماعت کی پر ہمت خاتونو۔ اور اے دین کو دنیا پر مقدم کرنے والی بہنو۔ بشارت ہو کہ ہمارے غمخوار اور خیر خواہ امام نے آپ کے لئے ہاں آپ کی نازک اور پُر درد حالت پر رحم کھا کر آپ کے احساسات کو پُرجوش بنانے کے لئے ایک زنانہ اخبار جاری کرنے کا فیصلہ فرمایا ہے۔ اب آپ پوری ہمت اور پورے جوش اور پورے استقلال سے اسے قربانی کے ساتھ ہاتھوں ہاتھ لیں جس طرح (بیت) لندن کے چندے میں بے مثل ہمت اور بے نظیر قربانی کا ثواب احمدیہ خواتین کو ملا۔ حتیٰ کہ دوسری ہمسایہ قوموں نے مثال کے طور پر اپنی مستورات میں اس غریب قوم کی حقیر جنس کو پیش کیا اور اسی طرح ہاں ٹھیک اسی طرح سے اب اپنے اخبار کو فروغ دیں"

(الفضل 14 دسمبر 1926)

آخر میں 15 دسمبر 1926ء کو اس کا پہلا پرچہ شائع ہوا۔ اس رسالے کا نام مصباح رکھا گیا مصباح کی سب سے پہلی خریدار اہلیہ عبدالحفیظ صاحب ویرووال ضلع امرتسر تھیں اور دوسری اہلیہ بابو علی محمد صاحب شہر فیروزپور تھیں۔

یہ اخبار دو بار' یکم اور پندرہ کو نکلتا تھا۔ حجم سولہ صفحے۔ اور سالانہ قیمت اڑھائی روپے۔ ایک کٹر آریہ سماجی اخبار تیج کی رائے مصباح کے متعلق یہ تھی کہ

"میرے خیال میں یہ اخبار اس قابل ہے کہ ہر ایک آریہ سماجی اسے دیکھے۔ اس کے مطالعہ سے انہیں احمدی عورتوں کے متعلق جو یہ غلط فہمی ہے کہ وہ پردہ کے اندر بند رہتی ہیں اس لئے کچھ کام نہیں کرتیں فی الفور دور ہو جائے گی۔ اور انہیں معلوم ہو جائے گا کہ یہ عورتیں باوجود......... کے ظالمانہ حکم کے طفیل پردہ کی قید میں رہنے کے کس قدر کام کر رہی ہیں۔ اور ان میں مذہبی احساس......... کس قدر ہے۔ ہم استری سماج قائم کر کے مطمئن ہو چکے ہیں لیکن ہم کو معلوم ہونا چاہئے کہ احمدی عورتوں کی ہر جگہ باقاعدہ انجمنیں ہیں اور جو وہ کام کر رہی ہیں اس کے آگے ہمارے استری سماجوں کا کام بالکل بے حقیقت ہے۔ مصباح کو دیکھنے سے معلوم ہو گا کہ احمدی عورتیں ہندوستان افریقہ عرب مصر اور یورپ اور امریکہ میں کس طرح اور کس قدر کام کر رہی ہیں۔ ان کا مذہبی احساس اس قدر قابل تعریف ہے کہ ہم کو شرم آنی چاہئے۔ چند سال ہوئے ان کے امیر نے ایک (بیت) کے لئے پچاس ہزار روپے کی اپیل کی اور یہ قید لگا دی کہ یہ رقم صرف عورتوں کے چندے سے ہی پوری کی جائے۔ چنانچہ پندرہ روز کی قلیل مدت میں ان عورتوں نے پچاس ہزار کی بجائے پچپن ہزار روپیہ جمع کر لیا"

عورتوں کا یہ اخبار جو پندرہ دسمبر 1926ء کو جاری ہوا۔ 1947ء تک جاری رہا۔ شروع میں پندرہ روزہ تھا۔ بعد میں ماہوار ہو گیا۔ اس کے ایڈیٹر جناب قاضی محمد ظہور الدین اکمل صاحب جناب مولوی یعقوب صاحب طاہر خواجہ غلام نبی صاحب جناب رحمت اللہ شاکر وغیرہ رہے۔ 1947ء کے شروع میں لجنہ اماء اللہ نے یہ فیصلہ کیا کہ لجنہ اس رسالے کو اپنی نگرانی میں لے لے اور اس کا تمام خرچ برداشت کرے۔ چنانچہ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی سے اجازت لے کر لجنہ مرکزیہ نے اس کا اعلان کر دیا۔ ابھی تین پرچے شائع ہوئے تھے کہ ملک کی تقسیم ہونے کے بعد قادیان سے (ترک وطن) کرنا پڑا اور پاکستان آکر کچھ عرصہ تک بند رہا۔ آخر 1950 میں دوبارہ مصباح ربوہ سے جاری ہوا جو اپنی پوری شان سے اللہ کے فضل سے جاری رہے۔ اور عورتوں کا واحد ترجمان ہے اس کی پہلی مدیرہ عزیزہ امتہ اللہ خورشید صاحبہ بنت مولانا ابوالعطا۔ ان کی وفات کے بعد امتہ الرشید شوکت صاحبہ ان کے بعد امتہ اللطیف صاحبہ اہلیہ شیخ خورشید احمد صاحب اور اب ان کے بعد سلیمہ قمر ادارت کے فرائض سرانجام دے رہی ہیں۔ ہماری بہنوں کو چاہئے کہ اپنے واحد رسالہ کو زیادہ سے زیادہ مفید بنائیں۔ عورتوں کے مسائل پر اس میں لکھا کریں۔ تاریخی۔ معاشرتی مسائل پر خاص طور پر۔ خدا کرے میری خواہش آپ سب کے ذریعہ سے پوری ہو۔

نصیر احمد راجپوت

میرا خاندان

1- میرے دادا جان حضرت منشی محبوب عالم آف نیلہ گنبد لاہور رفیق حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ تھے۔ جب حلقہ نیلہ گنبد قائم ہوا تو آپ اس کے صدر منتخب ہوئے۔ میری دادی جان حسین بیگم بھی رفیقہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ تھیں۔

2- میرے پڑنانا حضرت مرزا ہدایت اللہ پنجابی کے مشہور سی صوفی شاعر اور میرے نانا مرزا قدرت اللہ صاحب رفیق حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ تھے۔

3- میرے دو نانا یعنی میری والدہ کے چچا مرزا عطاء اللہ اور ماموں شمس الدین بٹ رفقاء حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ تھے۔

4- میرے بڑے پھوپھا مولوی محب الرحمٰن رفیق حضرت بانی سلسلہ احمدیہ تھے۔

5- میرے دوسرے پھوپھا مرزا مولا بخش بھی حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے رفیق تھے۔

6- میرے تیسرے پھوپھا ملک سعادت احمد فرینکفورٹ جرمنی میں سیکرٹری رشتہ ناطہ کے عہدے پر کام کر رہے ہیں۔

7- میری پھوپھی رضیہ سلطانہ حلقہ کرشن نگر میں لجنہ کی صدر رہ چکی ہیں

8- میرے ماموں مرزا عزیز احمد حلقہ جات اسلامیہ پارک اور علامہ اقبال ٹاؤن کے سیکرٹری مال ہیں۔

9- میرے والد قاضی محمود احمد حلقہ نیلہ گنبد لاہور کے 34 سال تک مسلسل صدر رہے۔

10- میرے چچا ناصر احمد انگلستان میں لیڈز کی جماعت کے صدر رہے۔

11- میرے چچا زاد بھائی قاضی داؤد احمد انگلستان میں ملٹن کینز کی جماعت کے سیکرٹری اور زعیم انصار اللہ ہیں۔

12- میرے بھتیجے طاہر مقصود ملٹن کینز میں قائد خدام الاحمدیہ کے عہدے پر کام کر رہے ہیں۔

13- میری پھوپھی زاد ہمشیرہ کوثر شاہین ملک ایک لمبے عرصہ تک جرمنی کی جماعت کی نیشنل صدر لجنہ اماء اللہ رہیں۔ آجکل وہ نیشنل سیکرٹری اشاعت لجنہ ہے اور رسالہ خدیجہ ان کی زیر نگرانی شائع ہوتا ہے۔

14- خاکسار نصیر احمد راجپوت نے حلقہ رام سوامی کراچی میں زعیم خدام الاحمدیہ کے عہدے پر کام کیا۔

15- خاکسار کی اہلیہ سعیدہ صبیحہ نے حلقہ عزیز آباد کراچی میں بطور سیکرٹری لجنہ پانچ سال اور پانچ سال بطور صدر لجنہ کام کیا۔ پھر قیادت نمبر 5 میں سیکرٹری اصلاح معاشرہ اور سیکرٹری رشتہ ناطہ کے عہدوں پر کام کیا۔ آجکل وہ شالامار ٹاؤن لاہور کے حلقہ انگوری سکیم کی صدر لجنہ کے عہدے پر کام کر رہی ہیں۔

16- میری بہو امتہ المومن اسی حلقہ کی جنرل سیکرٹری لجنہ ہیں

17- میرا لڑکا منیر احمد اظہر حلقہ نیلہ گنبد میں سیکرٹری صنعت و تجارت کے عہدے پر کام رہا ہے

18- میرے بہنوئی صوفی عزیز احمد کینیڈا میں اوٹاوہ کی جماعت کے صدر رہ چکے ہیں۔

خدا تعالیٰ پوست کو پسند نہیں کرتا وہ مغز چاہتا ہے

توبہ صرف لفظوں اور باتوں کا نام نہیں۔ دیکھو خدا قلیل سی چیز سے خوش نہیں ہو جاتا۔ کوئی ذرا سا کام کر کے خیال کر لینا کہ بس اب ہم نے جو کرنا تھا کر لیا اور رضا کے مقام تک پہنچ گئے۔ یہ صرف ایک خیال اور وہم ہے ہم دیکھتے ہیں کہ جب ایک بادشاہ کو ایک دانہ دے کر یا مٹی کی مٹھی دے کر خوش نہیں کر سکتے بلکہ اس کے غضب کے مورد بنتے ہیں تو کیا وہ احکم الحاکمین اور بادشاہوں کا بادشاہ ہماری ذرا سی ناکارہ حرکت سے یا دو لفظوں سے خوش ہو سکتا ہے۔ خدا تعالیٰ کی پوست کو پسند نہیں کرتا وہ مغز چاہتا ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یادرفتگاں

حضرت حافظ نور محمد صاحب

حضرت حافظ نور محمد صاحب ولد میاں مراد علی صاحب سکنہ فیض اللہ چک ضلع گورداسپور ان خوش قسمت معدودے چند احباب میں سے تھے جنہیں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے دعویٰ سے قبل حضرت صاحب کی پاک صحبت سے مستفیض ہونے۔ بار بار خدمت میں حاضر ہونے۔ بے تکلفانہ مراسم اجتماعی عبادت میں حضرت صاحب کا امام بننے۔ حضرت صاحب کے کمرہ میں سونے اور سیر میں ہمراہ جانے کے بکثرت مواقع میسر آئے۔ حضرت صاحب نے بعض مواقع پر دعا کرنے کی بھی آپ کو تحریک فرمائی۔

حضرت حافظ نور محمد صاحب کے گاؤں فیض اللہ چک کے ایک دوست شیخ برکت علی صاحب نے 21۔اگست 1889ء کو بیعت کی تھی دوسرے نمبر پر آپ کو 21 ستمبر 1889ء کو بیعت کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ اسی گاؤں کے تیسرے بیعت کرنے والے آپ کے دوست حافظ نبی بخش تھے۔ جنہوں نے 10 مارچ 1890 کو بیعت کی۔

حضرت حافظ نور محمد صاحب نے اپنے ضلع میں چوبیسویں نمبر پر بیعت کی تھی۔

آپ کے دادا میاں خیر دین صاحب بہت نیک صالح اور صوفی بزرگ تھے اللہ تعالیٰ آپ کی دعاؤں کو شرف قبولیت بخشتا اور مستقبل میں رونما ہونے والے واقعات سے قبل از وقت اطلاع دے دیتا۔ آپ کے سینکڑوں مرید تھے۔ آپ کی وفات کے بعد عرس ہوتا اور لنگر جاری رہتا تھا۔ دادا کی وفات کے بعد آپ کے والد میاں مراد علی صاحب اور آپ نے یہ سلسلہ پیری مریدی جاری رکھا۔ مگر جب 1889ء میں حضرت بانی سلسلہ کی بیعت کرلی تو اپنے مریدوں کو جواب دے دیا کہ میں یہ سلسلہ جاری نہیں رکھ سکتا۔ مجھے تو خود کسی رہبر کی ضرورت ہے۔ اس پر لوگ میلوں تک روتے اور ڈھائیں مارتے ہوئے واپس گئے (کیونکہ ان کے نزدیک ایک پیر کا ایسا جواب قہر الٰہی تھا) حضرت حافظ نور محمد صاحب نے اپنے والد صاحب سے کلام الٰہی ناظرہ پڑھا اور سترہ سال کی عمر میں ایک حافظ مکرم محمد جمیل صاحب نے آپ کو حفظ کرایا۔

آپ کو دینی علوم حاصل کرنے کا بہت شوق تھا جو آپ نے مختلف اساتذہ سے حاصل کیا۔ آپ کے والد بھی دینی روح رکھتے تھے۔ اور حافظ صاحب کو دینی تعلیم دلانے کا بہت شوق تھا۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے متعلق حسن ظن رکھتے تھے چنانچہ ایک مرتبہ حضرت حافظ صاحب کو حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خدمت میں ایک فتویٰ حاصل کرنے کے لئے بھیجا۔

آپ کے والد محترم کا انتقال حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے دعویٰ سے قبل ہو گیا تھا۔ ان کے انتقال پر حضرت حافظ صاحب کو حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے جو نصیحت فرمائی وہ حضرت حافظ صاحب ان الفاظ میں بیان کرتے ہیں۔

"جس وقت میرے والد صاحب کا انتقال ہوا تو اس کے بعد میں حضرت صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے مجھ سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ حافظ صاحب! اب بجائے والدین کے اللہ تعالیٰ کو سمجھو وہی تمہارا کارساز اور متکفل ہوگا"

حضرت حافظ صاحب بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل اور ذرہ نوازی سے میری دستگیری فرمائی ہے۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ سے آپ کی پہلی ملاقات 1883ء میں ہوئی۔ اس کا ذکر کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں۔ "میں حضرت صاحب کے پاس پہنچا تو اس وقت بیت مبارک زیر تعمیر تھی اور اس کی پہلی چھت پر (جو دراصل بیت الذکر ہے کیونکہ کوچہ کو مسقف کر کے بنائی گئی ہے) مٹی پڑ رہی تھی حضرت صاحب بیت الفکر میں تھے وہاں ملاقات ہوئی۔ آپ نے حالات دریافت کرنے کے بعد فرمایا کچھ کلام الٰہی سناؤ۔ آپ نے تعمیل ارشاد کی۔ حضرت صاحب سن کر بہت خوش ہوئے۔ اور فرمایا کہ (صاحب ایمان) قانع ہوتا ہے۔ یہ پہلی نصیحت تھی۔ اور پھر فرمایا کہ بار بار ملاقات کرنی چاہئے کیونکہ زندگی کا کوئی اعتبار نہیں"

اس ملاقات سے حضرت صاحب کی محبت آپ کے دل میں پیدا ہوگئی اس لئے ہر ہفتہ عشرہ میں حاضر خدمت ہو جاتے۔ آپ بیان کرتے ہیں کہ حضرت صاحب کی زبان پر اکثر ذکر الٰہی جاری رہتا۔ ایک دفعہ حضرت صاحب نے فرمایا کہ قناعت سے انسان خوش رہتا ہے۔ حضرت حافظ صاحب بیان کرتے ہیں کہ اس زمانہ میں حضرت صاحب کے پاس سوائے دو تین خادموں کے اور کوئی نہ ہوتا تھا۔ ان دنوں ایک عزیز دوست حافظ نبی بخش صاحب بھی جن کی عمر اس وقت دس بارہ سال تھی۔ میرے ہمراہ قادیان جایا کرتے تھے۔ رات ہوتی تو حضرت صاحب ہم سے فرماتے کہ آپ کہاں سوئیں گے ہم عرض کرتے کہ حضرت صاحب کے پاس ہی سو رہیں گے۔ اور ہمارا دستور تھا کہ حضرت صاحب کے پاس ایک تخت پوش تھا ہم دونوں اس پر سو رہتے اور دل میں ہمارے یہ ہوتا کہ نصف شب کے بعد کی عبادت کے لئے جب حضرت صاحب بیدار ہوں گے تو ہم بھی ساتھ ہی اٹھیں گے۔ اور عبادت میں شریک ہو جائیں گے۔ مگر آپ چپ چاپ اٹھتے اور فجر سے پہلے کی عبادت پڑھ لیتے تھے۔

حضرت حافظ نور محمد صاحب اور حافظ نبی بخش صاحب ان احباب میں سے تھے جن سے حضرت صاحب بے تکلف تھے۔ محترم حضرت عرفانی صاحب لکھتے ہیں۔

"حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی سیرت کا گہرا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ اپنے بعض دوستوں میں بے تکلف ہوتے تھے۔ بلکہ آپ نے فرمایا کہ ہمارے بعض احباب ایسے ہوتے ہیں کہ ہم کو ان سے کوئی حجاب نہیں آتا۔ اس ابتدائی دور میں حافظ نور محمد صاحب جیسے لوگ بے تکلف اور بے حجاب احباب میں سے تھے۔ حضرت حافظ نور محمد صاحب نے حضرت صاحب کے دعویٰ سے قبل کے زمانہ کے متعلق متعدد روایات بیان کی ہیں۔ صرف دو روایات درج کی جاتی ہیں۔

حضرت صاحب بعد عصر سیر کے لئے تشریف لے جاتے تھے اور کوس کوس دو دو کوس نکل جایا کرتے تھے بعض وقت مغرب باہر پڑھ لیتے تھے مجھے امام کر لیتے اور خود متقدی ہو جاتے۔ ایک دفعہ میں نے اجازت چاہی کہ میں جانا چاہتا ہوں تو آپ نے فرمایا کہ نہیں۔ آج رہو۔ اسی روز عصر کے بعد فرمایا آج کس طرف سیر کو چلیں۔ میں نے عرض کیا کہ حضرت! آج تلے نہر کی طرف چلیں۔ حضرت صاحب مسکرانے لگے اور فرمایا میاں نور محمد! تمہاری تو وہ بات ہے کہ کسی نے ایک بھوکے سے پوچھا تھا کہ ایک اور ایک کتنے ہوتے ہیں تو اس نے جواب دیا کہ دو روٹیاں۔ پھر دوسرے آدمی کو مخاطب کر کے فرمایا۔ میاں نور محمد کا بھی یہی مطلب ہے کہ ہم تلے چلیں اور یہ اسی راستے سے اپنے گاؤں کی طرف نکل جائیں۔

ابتدائے زمانہ میں جب ہم آئے تھے تو حافظ نبی بخش صاحب نے ایک روز میرے متعلق کہا کہ حافظ صاحب کا میٹھا کھانے کو دل چاہتا ہے تو حضرت صاحب نے اپنے ایک خادم احمد بیگ کو کہا کہ جاؤ۔ کڑاکے دار ریوڑیاں لاؤ چنانچہ وہ لے آیا آپ بھی کھاتے تھے اور ہم کو بھی کھلاتے تھے۔

(ـــ) رفقاء میں شمولیت آپ ان معدودے چند خوش قسمت احباب میں سے ہیں جن کا نام دو بار رفقاء میں شامل کیا گیا ہے۔ آپ نے 20 تا 22 جون 1897 کے جلسہ احباب میں شرکت کا موقعہ پایا۔ اس بارہ میں حضرت صاحب نے تحریر فرمایا کہ احباب نے سخت گرمی میں بہت سی تکالیف اٹھا کر خوشی سے اس جلسہ میں شرکت کی۔ اور اکثر احباب چارپائیوں کی قلت کی وجہ سے زمین پر سوتے رہے۔ اشتہارات 24 فروری ' 7 مارچ 1898ء میں حضرت صاحب نے آپ کا نام درج فرمایا ہے۔

آپ کے صاحبزادہ شیخ رحمت اللہ صاحب شاکر آپ کے انتقال اور سیرت کے متعلق لکھتے ہیں:۔

"میرے والد محترم حضرت حافظ نور محمد صاحب تین ہفتہ کی علالت کے بعد 27 دسمبر 1945ء بوقت صبح سات بجے انتقال فرما گئے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے دعویٰ سے بھی کئی سال قبل حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اس وقت سے آخر تک اس تعلق کو پورے اخلاص کے ساتھ قائم رکھا۔ ہر مجلس میں حضرت صاحب کا ذکر فرماتے اور آپ کے عہد مبارک کے واقعات سنایا کرتے تھے۔ اکثر دفعہ محبت سے آنکھوں میں آنسو آجاتے۔ دعوت الی اللہ بڑی سرگرمی سے فرماتے اور ہر شخص جو آپ سے ملتا خواہ وہ کسی حیثیت کا ہو۔ اسے ضرور حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا پیغام پہنچاتے۔ فیض اللہ چک اور نواحی دیہات میں احمدیت کی اشاعت میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ کا بہت دخل ہے۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ آپ پر شفقت فرماتے۔ یہاں تک کہ ایک دفعہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فیض اللہ چک بھی تشریف لے گئے۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الاول کی وفات کے بعد جماعت فیض اللہ چک کے اکثر احباب کو ابتلاء آگیا۔ کیونکہ بعض اکابر پیغامیوں سے ان لوگوں کے تعلقات تھے۔ مگر آپ نہایت استقلال کے ساتھ قائم رہے۔ اور فوراً حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کے ہاتھ پر بیعت کرلی۔ حضرت امام جماعت الثانی کے ساتھ آپ کو بے حد عقیدت تھی۔ مرض الموت کے ایام میں بھی جب ہوش آتا۔ مجھ سے دریافت فرماتے کہ حضرت صاحب کی طبیعت کیسی ہے اور پھر حضرت صاحب کی صحت کے لئے شدید تکلیف کی حالت میں بھی دعا فرماتے۔

ایک لمبے عرصہ سے تمام دنیاوی مشاغل ترک کر کے اپنی زندگی کلام الٰہی لوگوں کو پڑھانے کے لئے وقف کر رکھی تھی اور فجر کے بعد سے عشاء کے بعد تک مختلف لوگوں کو کلام الٰہی پڑھاتے۔ جو خود نہ آسکتے ان کے گھر پر چلے جاتے اور اس کے لئے کسی معاوضہ کے خواہاں نہ تھے۔ ان کے ایک شاگرد کا بیان ہے کہ برسات کے دنوں میں جوتے اتار کر پانی میں سے گزرتے ہوئے مجھے پڑھانے کے لئے آتے۔ جب گاؤں میں رہائش تھی۔ تو بعض لوگ دور دراز سے آپ سے کلام الٰہی پڑھنے کے لئے آتے۔ آپ انہیں نہایت شوق اور محنت سے پڑھاتے۔ رات کو فجر کی عبادت سے قبل بیت میں چلے جاتے اور چونکہ گھڑی نہ تھی۔ بعض اوقات رات کے تین بجے ہی جا کر شاگردوں کو جگاتے اور پڑھانے میں مصروف ہو جاتے۔ سینکڑوں مردوں' عورتوں اور بچوں نے آپ سے علم حاصل کیا۔ اور کئی لوگوں نے کلام الٰہی حفظ کیا۔ مختصر یہ کہ دن کلام الٰہی کی خدمت اور رات عبادت الٰہی میں گزارتے۔ عبادت باجماعت اور بروقت ادا فرماتے اور ہر شخص کو اس کی تاکید کرتے۔

"اپنے گاؤں اور اپنی برادری میں خدا تعالیٰ کے فضل سے خاص عزت رکھتے تھے۔ لوگ اپنے جھگڑوں اور تنازعات میں آپ کی طرف فیصلہ کے

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

الجزائر کی خانہ جنگی میں 50ہزار افراد کی ہلاکت

الجزائر کے وزیر مذہبی امور مسٹر احمد میرانی نے بتایا ہے کہ چار سال قبل جب سے مسلح اسلامی گروپوں نے ہتھیار اٹھائے ہیں' اس وقت سے اب تک یہ 84 اماموں کو قتل کر چکے ہیں۔ مسٹر میرانی نے جو خود بھی اسلامک سالویشن فرنٹ کے منحرف رکن ہیں۔ انہوں نے روزنامہ الجاہد کو بتایا کہ اس دوران کئی مساجد کو آگ لگا دی گئی ہے اور کئی کو لوٹا جا چکا ہے۔ انہوں نے اس خبر کی بھی تصدیق کی جو کچھ عرصہ پہلے سامنے آئی تھی کہ اسلامک سالویشن فرنٹ نے صدر مملکت مسٹر لیامین زیروال کو ایک خط لکھا ہے جس میں ان سے چھاپہ مار گروہوں اور ملک کی افواج کے درمیان جنگ بندی کرانے کو کہا گیا ہے۔ مسٹر میرانی نے کہا کہ اسلامک سالویشن فرنٹ کے بانی ارکان نے پہلی بار کھل کر اور سامنے آ کر یہ بات کہی ہے۔ اگرچہ اس سے پہلے بھی ان بانی ارکان میں سے بعض خطوط لکھ چکے ہیں۔

الجزائر کی خانہ جنگی میں اندازاً 50 ہزار افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔ یہ سلسلہ 1992ء میں اس وقت شروع ہوا جب فوج نے انتخابات کو کالعدم قرار دے دیا۔ اس وقت انتخابات کا پہلا راؤنڈ مکمل ہو چکا تھا اور اس میں اسلامک سالویشن فرنٹ جیت رہا تھا۔

وزیر موصوف نے کہا ہے کہ اس خط پر بانی ارکان کی اکثریت کے دستخط ہیں۔ تاہم اس پر ان دو افراد کے دستخط نہیں ہیں جو قید میں ہیں۔ یہ دو افراد عباسی مدنی اور علی بلحاج ہیں۔ مسٹر میرانی نے بتایا کہ اس خط پر دستخط کرنے والوں نے کہا ہے کہ ملک سے باہر جرمنی امریکہ اور فرانس میں مقیم فرنٹ کے ارکان کی کوئی نمائندہ حیثیت نہیں ہے۔

الجزائر کی زیادہ شدت پسند اسلامی تنظیم آرمڈ اسلامک گروپ کے ارکان سالویشن فرنٹ کے مسلح ونگ سے نبرد آزما ہے۔ یہ حکومت سے کسی قسم کے مذاکرات کی مخالف ہے۔ اور ان لوگوں کو اپنا نشانہ بناتی ہے جو حکومت سے کسی قسم کا تعاون چاہتے ہیں۔

○○○

قیام پاکستان میں اسلامیہ کالج لاہور کا کردار

گزشتہ دنوں لاہور میں ایک میٹنگ منعقد کی گئی جس میں قیام پاکستان کے سلسلہ میں اسلامیہ کالج لاہور کا کردار زیر بحث آیا۔ مقررین نے اس بات پر زور دیا کیا ہم سب کو قائداعظم محمد علی جناح جنہوں نے پاکستان تخلیق کیا تھا کے نقش قدم پر چلنا چاہئے۔ یہ میٹنگ اسلامیہ کالج ریلوے روڈ کے حبیبیہ حال میں منعقد کی گئی قیام پاکستان سے قبل مسلم سٹوڈنٹس فیڈریشن کے طلباء زیادہ تر اسی کالج میں سے کام کرتے تھے مقررین نے کہا کہ قائداعظم نے اس بات پر زور دیا تھا کہ ہمیں متحد ہو جانا چاہئے اور اپنی صفوں میں تنظیم کی روح پیدا کرنی چاہئے لوگوں نے ان باتوں پر عمل کیا اور پاکستان کا حصول ممکن ہوا مقررین نے اس بات پر افسوس کا اظہار کیا کہ کچھ دیر کے بعد لوگ یہ سب باتیں بھول گئے اور پاکستان وہ ترقی نہ کر سکا جو اسے کرنی چاہئے تھی۔

○○○

پاکستان کے لئے فرانسیسی میراج

وزیر خارجہ سردار آصف احمد علی نے گزشتہ روز کہا کہ یہ خبریں کہ فرانس نے میراج 2000 ہوائی جہاز پاکستان کو فروخت کرنے سے انکار کر دیا ہے محض پریس کی خیالی خبریں ہیں آپ نے یہ بات اس وقت کہی جب آپ وزارت خارجہ میں صحافیوں سے باتیں کر رہے تھے آپ نے مزید کہا کہ ہمیں پیرس سے کوئی ایسی اطلاع نہیں ملی حالانکہ اگر ایسی کوئی بات ہوتی تو سب سے پہلے مجھے اس کا علم ہونا چاہئے تھا گزشتہ ہفتے کے روز فرانسیسی رونامہ لبریشن نے یہ خبر شائع کی تھی کہ پاکستان اور تائیوان کو اسلحہ بیچنے کا جو فیصلہ کیا گیا تھا اس کو منجمد کر دیا گیا ہے تاکہ چین کے ساتھ تعلقات خراب نہ ہوں مذکورہ اخبار نے کہا تھا کہ وزیراعظم نے حکم دیا ہے کہ اس فروخت کو غیر محدود عرصہ کے لئے تاخیر میں ڈال دیا جائے کیونکہ ایسا کرنے سے چالیس میراج 2000 کی فروخت پر اثر پڑے گا۔

○○○

پاک افغان تعلقات کو بہتر بنانے کے لئے ایرانی کوشش

معلوم ہوا ہے کہ افغانستان اور پاکستان کے تعلقات کو بہتر بنانے کے لئے ایران کوشش شروع کرنے والا ہے۔ یہ بات ایران کے نائب وزیر خارجہ نے بتائی ان کے بیان کے مطابق دونوں ملکوں نے اس خواہش کا اظہار کیا ہے کہ آپس میں صلح کروا دی جائے۔ یہ نائب وزیر خارجہ افغانستان کے اندرونی حالات کو درست کرنے کی کوشش کرنے والی ایرانی ٹیم کے سربراہ ہیں۔ عنقریب پاکستان اور افغانستان کی وزارت خارجہ سے گفتگو کریں گے اور یہ معلوم کرنے کی کوشش کریں گے کہ حالات کو کس طرح درست کیا جائے۔ گزشتہ چند مہینوں سے پاکستان اور افغانستان کے تعلقات ناخوشگوار ہیں کہا جاتا ہے کہ موجودہ افغانی حکومت کو پاکستان نے غیر قانونی کہا ہے کہ اور افغانستان نے پاکستان پر الزام لگایا ہے کہ وہ اس کے اندرونی معاملات میں مداخلت کر رہا ہے۔

○○○

اخبارات میں سے

دی نیوز انٹرنیشنل کے 23۔ جنوری 1996ء کے شمارے میں اعظم سلطان احمد پریس بمقابلہ حکومت کے عنوان سے خطوط کے کالم میں لکھتے ہیں کہ وہ رونلڈ کیسلر کی کتاب Inside White House کا مطالعہ کر رہے تھے تو انہیں ایک ایسا پیراگراف ملا جو ہمارے موجودہ حکمرانوں سے مطابقت رکھتا ہے اور جسے ایک دلچسپ مطالعہ کہا جا سکتا ہے۔ انہوں نے اس پیراگراف کو اپنے خط میں یوں شامل کیا ہے۔

کسی صدر مملکت کو جس سچائی سامنا کرنا پڑتا ہے وہ پریس ہے۔ ہر صدر مملکت پریس کو متعصب سمجھتا ہے ہر صدر مملکت جارج واشنگٹن سے شروع کر کے پریس کے ساتھ جھگڑے میں ملوث رہا ہے۔ یہ تمام لوگ یعنی صدر صاحبان پریس کو اپنا دشمن سمجھتے ہیں اور جب وہ کوئی خبر پڑھتے ہیں تو وہ یہی سوچتے ہیں کہ اس کی تردید کس طرح کی جائے۔ وہ ہمیشہ یہ سمجھتے ہیں کہ ہر وہ چیز جو ان کا تبصراتی تجزیہ کرتی ہے اس لئے لکھی جاتی ہے کہ پریس ان سے نفرت کرتا ہے۔ اور ایسا اس لئے ہوتا ہے کہ ہر شخص انہیں ناپسندیدہ سمجھتا ہے۔ صحافی لوگ بھی انسان ہیں جب ان کے لئے (خبروں کے) دروازے بند کر دئے جاتے ہیں تو وہ بالکل اسی رنگ میں متاثر ہوتے ہیں جیسے کہ جب دوسرے لوگوں پر دروازے بند کئے جائیں جب ان کی عزت افزائی کی جاتی ہے تو لوگوں کو شک کا فائدہ دیتے ہیں۔ میرا خیال یہ ہے کہ حکومت کو چاہئے کہ وہ پریس کو مطلع رکھے خاص طور پر ایسی باتوں کے سلسلے میں جیسے گوادر کی زمین سلطان آف اومان کو عطیہ دینا یا سیسمک سنٹر کو ہندوستان کے مستقبل کے ایٹمی دھماکوں کے متعلق معلومات حاصل کرنے کے لئے نصب کرنا یہ اطلاعات حکومت کی طرف سے ملنی چاہئیں نہ کہ حزب اختلاف کی طرف سے۔ یہ خط کراچی سے لکھا گیا۔

ہم یہ سمجھتے ہیں کہ اگر پریس میں کوئی ایسی خبر شائع ہو جسے حکومت غلط سمجھتی ہے تو اسے اپنا موقف بلا تاخیر بیان کرنا چاہئے اور اس کے علاوہ بڑے بڑے کام جو حکومت کرتی ہے ان سے پریس کو باقاعدہ مطلع رکھنا چاہئے۔ اچھی حکومت وہی ہو سکتی ہے جس کے سب کارڈ میز پر پڑے ہوں اور سب لوگ دیکھ سکیں کہ وہ کیا کر رہی ہے اگرچہ بیرونی پالیسی میں اس بات کا امکان ہے کہ بعض باتوں کو فوری طور پر ظاہر نہ کیا جائے اور اگر ان کے متعلق کوئی غلط خبر چھپے تو اس کے تردید بھی اس لئے نہ کی جائے کہ غیروں پر بات واضح ہو جائے گی لیکن عام حالات میں حکومت کو نہ عوام سے ڈرنا چاہئے اور نہ عوام سے کچھ چھپانا چاہئے۔ آخر جمہوریت کے متعلق تو یہی کہا جاتا ہے کہ یہ لوگوں کے لئے لوگوں کی حکومت ہے اس میں کسی بات کو راز میں رکھنا حکمرانوں کے اپنے مفاد میں تو ہو سکتا ہے عوام الناس کے مفاد میں ہرگز نہیں ہو سکتا پس یہ انتہائی ضروری ہے کہ حکومت جو کچھ کرے اس سے اپنے ملک کے باشندوں کو باقاعدہ اور بلا تاخیر آگاہ کرتی رہے۔

○○○

دیال سنگھ کالج لائبریری میں بم کا دھماکہ

چند روز ہوئے دیال سنگھ کالج لائبیری میں بم کا دھماکہ ہوا اور نہ صرف کئی لوگ زخمی ہو گئے بلکہ نایاب کتابوں کا ایک بہت بڑا ذخیرہ جل کر راکھ ہو گیا۔ اس واقعہ کے متعلق روزنامہ جنگ میں ڈاکٹر شفقت محمود کہتے ہیں:-

دیال سنگھ کالج لائبریری میں بم پھٹا چنانچہ علم دشمن دہشت گرد کی کارستانی کے نتیجہ کے طور پر بہت سے طلباء زخمی ہو گئے اور کروڑوں روپوؤں کی نادر کتابیں لمحوں میں جل کر راکھ ہو گئیں۔ میں نے یہ خبر سنی تو مجھے تاتاریوں کے حملوں کی داستانیں یاد آ گئیں۔ جن کے کارناموں سے تاریخ کے صفحات آج بھی انسانی خون سے آلودہ آتے ہیں۔ بغداد پر حملہ کیا گیا تو انسانی کھوپڑیوں کے مینار تعمیر کرنے کے علاوہ قیمتی کتابوں اور نایاب قلمی نسخوں کے قیمتی خزانے دریا میں بہا دئے گئے۔ یوں دنیائے اسلام کے علاوہ بنی نوع انسان کی سطح پر پھیلتی ہوئی علم کی روشنی مدھم کر دی گئی۔ کہا جاتا ہے کہ ان کتابوں میں سائنسی اور طبی کتب کا نایاب ذخیرہ موجود تھا۔ جن کے ضائع ہونے سے انسان سائنسی اور علمی میدان میں کئی صدیاں پیچھے چلا گیا۔ دیال سنگھ کالج لائبریری پاکستان کی بہترین لائبریریوں میں شمار ہوتی تھی۔ اس کی تباہی سے علم کا ایک ایسا خزانہ تباہ ہو گیا جو صدیوں کی محنت سے معرض وجود میں آتا ہے۔

ہر روز اخبارات میں قتل عورتوں سے زیادتی اور ڈاکہ زنی کی خبریں پڑھ کر احساس ہوتا ہے کہ گویا انسان ہی انسان کا دشمن ہے۔ اور خود انسان نے بنی نوع آدم کو جتنا نقصان پہنچایا ہے اس قدر نقصان حیوانوں اور آسمانی آفات نے نہیں پہنچایا۔ یوں تو ہم سب آدم کی اولاد ہیں اور اس حوالے سے خون کے رشتے میں منسلک ہیں لیکن یہ بھی ایک تلخ حقیقت ہے کہ انسان ہی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انسان کے خون کا پیاسا ہوتا ہے۔ اور وہ جب انسانی خون سے پیاس بجھانے پر اترتا ہے تو حیوانوں کو بھی پیچھے چھوڑ جاتا ہے۔ وہ سانپ اور بچھو سے زیادہ زہریلا اور بھیڑیئے سے زیادہ خونخوار بن جاتا ہے۔ ایک فلاسفر کے بقول کہ جانور کے رویے کے بارے میں تو پیشین گوئی کی جاسکتی ہے یعنی کہا جاسکتا ہے کہ سانپ کاٹے گا۔ بچھو ڈنگ مارے گا۔ شیر حملہ آور ہوگا اور لومڑی دم دبا کر بھاگ جائے گی۔ لیکن انسانی فطرت میں جانوروں کی تمام صفات بیک وقت موجود ہیں۔ اس لئے یہ اندازہ کرنا مشکل ہوتا ہے کہ وہ کس وقت سانپ کی مانند کاٹے گا۔ کب کتے کی طرح بھونکے گا اور کب لومڑی بن کر بھاگ جائے گا۔

مشکل یہ ہے کہ انسان ان حیوانی صفات پر قابو پاتا ہے علم و تربیت سے اور علم صرف سکولوں اور کالجوں میں حاصل نہیں ہوتا۔ کیونکہ تعلیمی اداروں کی چار دیواری میں دی جانے والی تعلیم محض انسان کی معلومات میں اضافہ کر کے اسے نوکری کے قابل بناتی ہے اور مزید علم کے حصول کے لئے زمین ہموار کرتی ہے۔ بدقسمتی سے انسان کو انسان بنانے والے علم اور تربیت کے اسباب اور مواقع گھٹتے جا رہے ہیں۔ انسان میں غور و خوض کرنے اور اپنی تربیت پر توجہ دینے کا رجحان ماند پڑ رہا ہے چنانچہ ہم شائد صنعتی اور سائنسی میدان میں آگے بڑھ رہے ہیں لیکن اخلاقی میدان میں۔ انسانیت کے میداں میں..... زوال کا شکار ہیں۔

OOO

بقیہ صفحہ 3

پاک وصاف ہو جائے۔ آپ میں جو خوبیاں ہیں وہ بدیوں کو کھا جائیں۔

یہ بات جو میں نے کہی ہے۔ کہ آپ کی خوبیاں بدیوں کو کھا جائیں یہ اپنی طرف سے نہیں کہی (کلام الٰہی) نے یہی اعلان فرمایا ہے۔ یہ یاد رکھو سچی نیکیاں حقیقی نیکیاں بری باتوں کو کھا جاتی ہیں۔ پس اگر میری توقعات آپ سے درست ہیں اور میں یقین رکھتا ہوں کہ درست ہیں۔ تو میں یہ بھی امید رکھتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ سے امید رکھتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ سے توقع رکھتا ہوں کہ (کلام الٰہی) کی اس خوش خبری کے مطابق رفتہ رفتہ آپ کی بدیوں کو آپ کی نیکیاں کھا جائیں۔ اور آپ کے اندر سے بدیوں کے بیخ کنی کا ایک نظام جاگ اٹھے گا۔ اور وہ نظام اندر ہی اندر جاگا کرتا ہے۔ باہر سے تو نصیحت ایسا اثر نہیں دکھاتی۔ جیسا کہ اندر سے۔ جب بدیاں دور کرنے کا نظام جاگتا ہے تو اثر دکھاتا ہے۔ آپ کی ذات میں ایک شعور بیدار ہونے کی ضرورت ہے۔ آپ کی ذات میں اس احساس کے جاگنے کی ضرورت ہے کہ ہم نے اپنی کمزوریوں کو ترک کرنا ہے اور اپنی خوبیوں کو بڑھانا ہے اگر یہ سلسلہ آپ شروع کر دیں تو آپ پہلی نصیحت اپنی ذات کو کریں گے۔ اور یہیں سے اس ہتھیار کو چلانے کا طریقہ سیکھیں گے۔ اپنی ذات میں ڈوب کر۔ اپنے اندرونے میں خوب کھل کر جائزہ لیں کہ آپ میں کیا کیا کمزوریاں پائی جاتی ہیں اور کسی نہ کسی کمزوری کو دور کرنے کا فیصلہ کریں۔ اور بار بار اپنے آپ کو یاد کرائیں کہ یہ کمزوری اب پھر سر اٹھا رہی ہے اور پھر سر اٹھا رہی ہے۔ اور پھر سر اٹھا رہی ہے اور ہر دفعہ اس اٹھتے ہوئے سر کو دبانے کی کوشش کریں۔ دعاؤں کے ساتھ۔ انکسار اور محنت اور کوشش اور صبر کے ساتھ۔ تو میں یقین رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کے اندر بہت سی پاک تبدیلیاں پیدا فرمادے گا۔ ایسا نصیحت کرنے والا جو اپنی ذات کو نصیحت کرتا ہے ایسا نصیحت کرنے والا جو اپنی ذات کو نصیحت کرتے ہوئے نصیحت کے آداب سیکھتا ہے وہ دوسروں کو نصیحت کرنے کا بہترین اہل بن جاتا ہے اور یہ وہ مضمون ہے جس کی طرف میں خصوصیت سے آپ کو متوجہ کرنا چاہتا ہوں۔

بقیہ صفحہ 5

کے لئے رجوع کرتے۔ گاؤں کے لوگوں کو آپ سے حد درجہ محبت تھی۔ چنانچہ وفات کے بعد اسی شب فیض اللہ چک کے ان دوستوں نے جو جلسہ پر جمع تھے۔ ایک جلسہ کر کے آپ کی یادگار قائم کرنے کا فیصلہ کیا۔ اور اس کے لئے روپیہ کی فراہمی شروع ہو گئی ہے۔

موصوف کی عمر گو سو سال کے قریب تھی مگر صحت اچھی تھی۔ جس شام مرض الموت میں مبتلا ہوئے۔ وہ تمام دن کلام الٰہی پڑھانے میں گزارا۔ پانچ دسمبر کی شام کو اچانک نمونیہ کا حملہ ہوا۔ جس کے دوران میں ہی یرقان ہو گیا۔ حضرت میر محمد اسماعیل صاحب نے ملاحظہ فرما کر علاج تجویز کیا۔ اور ڈاکٹر احمد الدین صاحب افریقوی نے جو ان کے شاگردوں میں سے ہیں شب و روز نہایت ہی تندہی اور پورے انہماک کے ساتھ محنت کی۔ ڈاکٹر نذیر احمد صاحب ریاض اور حکیم عبدالصمد صاحب بھی علاج میں کوشاں رہے۔

27- دسمبر کو صبح سات بجے انتقال ہوا اور اسی روز بعد ظہر حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے ہزاروں لوگوں کے مجمع کے ساتھ جنازہ پڑھایا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ موصوف کو اعلیٰ علیین میں جگہ دے۔

عطیۂ خون
خدمت بھی
عبادت بھی
(ایڈیشنل ناظم خدمت خلق۔ ربوہ)

ہماری تاریخ

حضرت مولانا نذیر احمد صاحب علی جنہوں نے غانا (اس وقت گولڈ کوسٹ) اور سیرالیون میں فریضہ خدمت دین سرانجام دیا۔ سیرالیون کے ایک ہسپتال میں 19 مئی 1955 کو وفات پاگئے۔ اس موقعہ پر ان کے ایک قریبی ساتھی مسٹر حمزہ زیڈ۔ اکونو۔ جنہوں نے غانا میں ان کے ساتھ کام کیا ہوا تھا۔ بلکہ مشن ہاؤس میں ان کے ساتھ ہی رہائش پذیر رہے تھے نے مولانا موصوف کی درخواست پر اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے ایک مضمون اخبار ٹروتھ کی 24۔ جون 1955ء کی اشاعت میں شائع کروایا۔ اس مضمون میں آپ نے کہا کہ یہ انتہائی افسوس کی بات ہے کہ کئی ماہ تک ان کی بیماری کا سننے کے بعد اب وہ سیرالیون کے ایک ہسپتال میں وفات پاگئے ہیں اور ہمارے درمیان سے اٹھ گئے ہیں۔ گولڈ کوسٹ کی احمدیہ جماعت اور اسی طرح سیرالیون کی احمدیہ جماعت بھی ایسی ہیں جہاں آپ نے زندگی کا اکثر حصہ گزارا۔ اور نہایت کامیابی کے ساتھ فریضہ خدمت دین ادا کیا۔ اور ان کے علاوہ دنیا بھر کی احمدیہ جماعتیں انہیں نہایت محبت اور پیار سے یاد رکھیں گی۔ سیرالیون کو تو یہ اعزاز بھی حاصل ہوا کہ آپ اسی سرزمین میں دفن کئے گئے۔ دنیا بھر کی جماعتیں مولانا موصوف کے طرز زندگی اور ان کے کام سے متاثر تھیں اور دل کھول کر انہیں داد دیتی تھیں۔

مولانا موصوف کو اللہ تعالیٰ سے احمدیت سے اور افریقہ سے محبت تھی۔ افریقہ کو وہ آپ اپنا وطن کہا کرتے تھے۔ اور یہی محبت تھی جو ان کی زندگی کا محور کہی جاسکتی ہے۔ جب انہیں اس بات کا علم ہو جاتا تھا کہ حضرت امام جماعت الثانی کسی خاص بات کی طرف توجہ فرما رہے ہیں تو وہ دل و جان سے اس فریضہ کی ادائیگی میں منہمک ہو جاتے تھے۔ اور اس بات کے علاوہ انہیں سب کچھ بھول جاتا تھا۔ آپ اپنے آقا کے ایک بہت اچھے وفادار خادم تھے۔ میں سمجھتا ہوں کہ وہ ہمارے لئے ایک باپ استاد اور دوست کی حیثیت رکھتے تھے اور اب ہم ان سے محروم ہو گئے ہیں۔ چونکہ مجھے ان کے ساتھ رہنے اور کام کرنے کا موقعہ ملا ہے خاص طور پر 1932 اور 1933 میں۔ اور میں نے انہیں بہت قریب سے دیکھا ہے اس لئے میں انہیں بہت اچھی طرح جانتا ہوں۔ ان دنوں میں جماعت احمدیہ غانا کے سالٹ پونڈ کے سنٹرل سکول میں ملازم تھا۔ افسوس ہے کہ موت نے ہمیں ان سے چھین لیا ہے۔ وہ ایک فلاسفر تھے ایک صوفی تھے اور ایک ولی تھے ہم سب نے ان سے بہت کچھ سیکھا ہے۔ افریقی احمدی ان سے اسی طرح پیار کرتے تھے جس طرح وہ افریقی احمدیوں کو اپنا بھائی اور دوست سمجھتے تھے۔ ان کی وفات کا سب سے زیادہ صدمہ حضرت امام جماعت احمدیہ کو ہے اس لئے انہی کی خدمت میں میں اپنی تعزیت پیش کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ جماعت کو ایسے خلوص کے ساتھ کام کرنے والے ہمیشہ عطا کرتا رہے۔ ہم سب اللہ ہی کے لئے ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔

(مسٹر حمزہ۔ زیڈ۔ اکونو۔ نائیجیریا کے باشندے تھے مگر حضرت مولانا نذیر احمد صاحب علی کے غانا میں قیام کے دوران آپ نے زیادہ تر وقت غانا مین گزارا۔ وہاں سے واپس آکر آپ نے احمدیہ سکول لیگوس میں خدمات سرانجام دینی شروع کیں۔ تعلیم و تعلم کے بعد آپ سلسلے کے کاموں میں منہمک رہتے تھے۔ اخبار دی ٹروتھ کی توسیع کا خاص شوق رکھتے تھے اور اس سلسلے میں انہوں نے بڑی اہم اور مفید خدمات سرانجام دیں۔ پاکستانی احمدیہ مربیوں کے ساتھ ان کی دوستی اور محبت کا یہ عالم تھا کہ وہ لباس بھی پاکستانی مربیوں ہی کی طرح کا پہنتے تھے۔ سبز پگڑی اچکن شلوار اور قمیض گویا کہ انہوں نے اپنے آپ کو پوری طرح پاکستانی مربیوں کا ہم رنگ بنا لیا تھا' پگڑی پہننے کا شوق تو انہیں حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب نیر کو دیکھ کر پیدا ہوا۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور ان کی خدمات دینیہ کے بہتر اجر سے انہیں نوازے۔ اور ان کی آئندہ نسلوں میں بھی احمدیت کا یہ ذوق و شوق جاری رہے۔ آمین۔

احمد برادرز
• فرج • فریزر
• کوکنگ رینج
• گیزر
• واشنگ مشین
• ہیٹر کیلئے
شہناز پلازہ
چاندنی چوک
راولپنڈی
فون: 451030
420958

بیرون ممالک کے خصوصی رعائتی ٹکٹ اور سفری معلومات کیلئے ہماری مستعد خدمات آپ کیلئے ہر وقت حاضر ہیں
آپ کی خدمت
ہمارا نصب العین
حبیب
ایکسپریس انٹرنیشنل ٹریول ایجنٹ
A-8 پوٹھوہار پلازہ
فضل الحق روڈ بلیو ایریا
اسلام آباد
فون دفتر: 220886
215757
ٹیلیکس Tlx. 54592 PD, ISD
فیکس :- 051-219779

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 27- جنوری-1996ء
درجہ حرارت کم از کم 8 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 16 درجے سنٹی گریڈ

○ بھارت کے یوم جمہوریہ کے موقع پر مقبوضہ کشمیر کے شہروں جے پور منی پور سری نگر اور دوسرے علاقوں میں بموں کے دھماکے ہوئے۔ ان میں متعدد افراد ہلاک و زخمی ہو گئے۔ متعدد عمارتوں کو نقصان پہنچا۔ امپھال میں چار دھماکوں سے پورا شہر لرز اٹھا۔ مزید تین بموں کو ناکارہ بنا دیا گیا۔ زبردست حفاظتی انتظامات میں یوم جمہوریہ کی تقریبات منائی گئیں۔ ہر جگہ پروگرام مختصر کر دیا گیا جے پور میں ایک بم کو چلانے کے لئے سرکاری توپ میں رکھ دیا گیا۔ کپواڑہ میں پرچم کشائی کے دوران دھماکہ ہوا۔ نئی دہلی میں اس موقع پر جدید ہتھیاروں بشمول ارجن ٹینک' ملٹی بیرل راکٹ لانچر' پرتھوی میزائیل' اور بھارتی ساختہ اندرا راڈار کی نمائش کی گئی۔

○ بھارتی یوم جمہوریہ ہمارے لئے یوم سیاہ ہے۔ یہ بات کل جماعتی حریت کانفرنس کے چیئرمین میرواعظ مولوی عمر فاروق نے کہی۔ انہوں نے کہا کہ بھارت کی طرف سے منایا جانے والا کوئی بھی دن ہمارے لئے سوگ کا دن ہے۔

○ کراچی میں بدامنی سے کاروباری اور صنعتی خسارہ 27- ارب روپے تک پہنچ چکا ہے۔ 2780 کاروباری ادارے بند ہو چکے ہیں۔ جائیدادوں کی قیمتیں نصف رہ گئی ہیں۔ 15- ارب کا سرمایہ دوسرے صوبوں کو منتقل ہو چکا ہے۔ متعدد صنعت کار دیوالیہ ہو چکے ہیں۔

○ گوجرانوالہ میں مذہبی تصادم میں ایک شخص ہلاک ہو گیا۔ شہر بھر میں شدید کشیدگی پھیل گئی ہے۔ حساس علاقوں میں پولیس نے گشت شروع کر دیا ہے۔ جامعہ مسجد رحمانیہ اہل حدیث قذافی روڈ میں لاؤڈ سپیکر پر درس قرآن دینے کے تنازعہ پر دو مسالک کے مسلح افراد میں ایک گھنٹہ تک فائرنگ ہوتی رہی۔ جامعہ مسجد رضویہ کے امام مولوی امجد علی کو اعتراض تھا کہ مخالفین لاؤڈ سپیکر استعمال کرتے ہیں اور ان کے خلاف پراپیگنڈہ کیا جاتا ہے۔ جس سے ان کے جذبات مجروح ہوتے ہیں۔ دونوں مولویوں میں تکرار پر ان کے حامی مورچہ زن ہو گئے۔ مقتول کے والد نے اپنی رپورٹ میں دونوں مساجد کے خطیبوں کو قتل کا ذمہ دار قرار دیا ہے۔ پولیس نے دونوں خطیبوں کے خلاف مقدمہ درج کر لیا ہے ایک گرفتار کر لیا گیا ہے۔ پولیس کی بھاری نفری نے علاقے کو اپنے گھیرے میں لیا ہے۔

○ پیپلز پارٹی کے لیڈر شیعہ رہنما اور معروف شاعر و ذاکر محسن نقوی کے قتل پر ڈیرہ غازی خان میں احتجاجی جلوس نکالا گیا۔ اس میں تحریک جعفریہ' سپاہ محمد' مسلم لیگ (ن) اور پیپلز پارٹی کے علاوہ بعض دیگر تنظیموں نے بھی شرکت کی۔ اور قاتلوں کی گرفتاری اور ان کو کیفر کردار تک پہنچانے کا مطالبہ کیا گیا۔

○ میاں نواز شریف اور مسلم لیگ کے رہنماؤں کی موجودگی میں مسٹر نواز شریف کے گھر پر صحافیوں سے جو بدتمیزی کی گئی ہے وہ صحافت پر بدترین وار ہے۔ یہ بات پیپلز پارٹی کے رہنماؤں نے ایک بیان میں کہی ہے۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ تبدیلی کب آئے گی یہ وقت بتائے گا جو دور نہیں۔ انہوں نے کہا کہ حزب اختلاف کا گراف بڑھ رہا ہے اور حکومت کا گر رہا ہے۔ حکومت کس کس پر تشدد کرے گی۔ یہ طوفان تشدد سے نہیں رکے گا اور اپنی منزل پر پہنچے گا۔ ہالہ میں مجھ پر حملے کو بے نظیر نے ڈرامہ قرار دیا اور طنزاً مجھے درازی عمر کی دعا دی ہے۔ پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا۔ اعلان کر کے حکومت پر وار کریں گے۔ ہتھیار نہیں ڈالیں گے اور احتجاج جاری رکھیں گے۔ انہوں نے کہا کہ بے نظیر غاصب وزیراعظم ہیں جنہوں نے 6- اکتوبر 1993ء کی شب دیگر "کرداروں" کے ساتھ مل کر عوام کے فیصلے پر ڈاکہ ڈالا۔ انہوں نے کہا کہ طوفان چل پڑا ہے۔ بے نظیر کس کس کو روکے گی۔ تشدد کے بعد ہمیشہ انقلاب آیا کرتا ہے۔ بے نظیر بھٹو تمہارے پاس کچھ نہیں رہا۔ تم میں تو امور مملکت چلانے کی صلاحیت ہی نہیں۔ دھماکوں کی صورت حال خود بے نظیر نے پیدا کی ہے انہوں نے کہا کہ راولپنڈی' لاہور' اندرون سندھ سیاسی مخالفین کے خلاف حکومتی تشدد پیپلز پارٹی کی تاریخ ہے انہوں نے کہا کہ اب باقاعدہ تحریک چلائی جائے گی۔ عوام غاصب حکومت سے جان چھڑانے کے لئے اب میدان میں آجائیں۔

○ ایم کیو ایم کے سربراہ الطاف حسین نے کہا ہے کہ بے نظیر بھٹو مہاجر دشمنی میں اندھی ہو گئی ہیں۔ جعلی پولیس مقابلوں میں مارے جانے سے بچنے کے لئے کارکن فوری طور پر زیر زمین چلے جائیں۔ انہوں نے اپنے کارکنوں کو ہدایات دیتے ہوئے کہا ہے کہ ریاستی اداروں کو قتل و غارت کی ہدایت کر دی گئی ہے۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب سردار محمد عارف نکئی نے کہا ہے کہ الطاف کے ساتھ معاہدہ سازش ہے۔ نواز شریف ملک سے مخلص نہیں ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم کسی کو گڑبڑ کرنے کی اجازت نہیں دیں گے۔ انہوں نے کہا کہ خود نواز شریف نے ہی الطاف کو سب سے پہلے دہشت گرد کہا اب وہ کس منہ سے انہیں ملک کا خیر خواہ کہہ رہے ہیں۔

○ پیپلز پارٹی ملتان کی تنظیم میں تبدیلی کر کے موجودہ قیادت کو فارغ کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ پنجاب کے سینیئر وزیر مشتاق اعوان نے کہا ہے کہ بھٹو کی برسی میں شرکت نہ کرنے والے کو پارٹی عہدے سے برطرف کر دیا جائے گا۔ پارٹی مفاد کے خلاف کام کرنے والوں کی چھٹی کرا دی جائے گی۔

○ آزاد کشمیر کی سرحد پر واقع کھوٹہ نامی ایک گاؤں پر بھارتی فوج نے راکٹوں سے ایک مسجد پر حملہ کر دیا جس سے 18 نمازی شہید ہو گئے۔ اس وقت مسجد میں نماز جمعہ ادا کی جا رہی تھی۔ مسجد بھی شہید ہو گئی۔

○ ملتان کے نواحی علاقے سورج میانی کے قریب دریائے چناب میں کشتی الٹنے سے ایک خاندان کے 8- افراد سمیت کل 10- افراد ہلاک ہو گئے۔ ملاح سمیت 8- افراد کو بچا لیا گیا۔ کشتی میں ایک موٹر سائیکل بھی تھا جس کی وجہ سے کشتی کا توازن برقرار نہ رہ سکا۔

○ مسلم لیگ کے کارکنوں کی گرفتاری کے لئے چھاپے جاری ہیں۔ پولیس مطلوبہ کارکن کے ہاتھ نہ آنے کی صورت میں اس کے بھائی کو گرفتار کر کے لے جاتی ہے۔

○ کراچی میں الطاف گروپ کا دہشت گرد فہیم بھورا پولیس کی حراست سے بھاگنے کی کوشش میں ایک زیر تعمیر عمارت سے گر کر ہلاک ہو گیا۔

○ لاہور شہر میں بجلی' گیس اور پانی کی آنکھ مچولی سے شہریوں کو روزے رکھنے میں سخت مشکلات پیش آ رہی ہیں۔

○ پنجاب نے مطالبہ کیا ہے کہ قومی وسائل کی تقسیم آبادی کی بنیاد پر کی جائے۔ ہائیڈل پاور کی رائلٹی میں حصہ دیا جائے۔ مالیاتی کمیشن کے نئے ایوارڈ جاری کئے جائیں۔ نئے ٹرمز آف ریفرنس پر عمل درآمد سے پنجاب کو 5- ارب روپے کا نقصان ہو رہا ہے۔

○ مسلم لیگ (ج) کے ارکان نے اپنے صدر حامد ناصر چٹھہ سے مطالبہ کیا ہے کہ اجلاس بلا کر وزیر اعلیٰ نکئی سے وضاحت طلب کی جائے۔ وہ ہمارے کام نہیں کرتے لگتا ہے پیپلز پارٹی کے آدمی ہیں۔ اپنی پارٹی کے اجلاسوں میں آنا پسند نہیں کرتے مگر پیپلز پارٹی کے اجلاسوں کی صدارت کرتے ہیں۔

○ وزیر خارجہ سردار آصف احمد علی نے کہا ہے کہ پاکستان میں بم دھماکے بھارت کرا رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم کشمیریوں کی حمایت جاری رکھیں گے۔ عالمی سطح پر مسئلہ کشمیر ہم نے جس طرح اجاگر کیا ہے اس کی مثال نہیں ملتی۔

بھٹی ہومیو کلینک اینڈ سٹور
اوقات کار (21 جنوری تا 22 فروری 96ء)
دارالیمن صبح 8½ بجے تا 10½ بجے
رحمت بازار صبح 11 بجے تا 4 بجے شام

بابرکت ایام میں اوقات
22 جنوری تا 21 فروری 1996
صبح 8 بجے تا شام 4 بجے
عزیز ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور
گولبازار ربوہ
فون : 212399

ناصر کلاتھ ہاؤس
ریلوے روڈ گلی 1 ربوہ
ہمارے ہاں وول کاٹن۔ سلک
صوفہ کلاتھ۔ پردہ کلاتھ کی نایاب ورائٹی کے لئے تشریف لاویں۔ نیز لیدر جیکٹ بھی دستیاب ہیں۔ پروپرائیٹر: سید ناصر احمد
فون : دوکان : 434
گھر : 211244

ہائی کوالٹی ڈش
اپنے گھر کے ماحول کو پاکیزہ بنائیں
احمدیہ ٹیلیویژن کیلئے ڈش لگوائیں
بہترین رزلٹ اور مضبوط ڈش انٹینا کیلئے
بس ایک ہی نام

آزمودہ
گارنٹی شدہ
ڈش ماسٹر
اقصیٰ روڈ ربوہ
فون : 211274

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
○ ہمدردانہ مشورہ ○ کامیاب علاج
ناصر دواخانہ گولبازار ربوہ
فون (04524) 212434